کی دنیا اور مذہب کی دنیا ایک دوسرے سے اتنی مختلف ہیں کہ سائنس کو کبھی بھی مذہبی مسائل کے سمجھنے کے لیے ہر گام پر مشعلِ راہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اس قسم کے دلائل سے کچھ دیر کے لیے تو آدمی مطمئن ہو جاتا ہے لیکن جب ذہن کچھ ترقی کرتا ہے یا سائنس کے اندر کچھ تغیرات ہوتے ہیں تو اس سے مذہب کی پوری عمارت ہل جاتی ہے۔ اگر اس حقیقت کو سامنے رکھ کر کام کیا جائے تو شاید کچھ مفید نتائج سامنے آسکیں۔

قدیم مشرق | جلد اول و دوم از پروفیسر سیّد عین الحق صاحب ایم اے، شعبۂ تاریخ اردو کالج کراچی۔ ناشر: مکتبہ فریدی اردو کالج، اردو روڈ کراچی نمبر ۱۔ قیمت جلد اول پانچ روپے جلد دوم چھ روپے چار آنے۔ مکمل سیٹ کی قیمت دس روپے دس آنے۔

ہمارے ہاں تاریخ دانی کا سارا ذوق بادشاہوں، ان کے محلات اور ان کے درباروں سے متعلق رہا ہے۔ اب جبکہ لوگوں کے فکر و نظر کے زاویے کچھ متغیر ہوتے ہیں تو ان کے اندر یہ احساس آہستہ آہستہ پرورش پانے لگا ہے کہ دنیا کے اس ہنگامۂ خیر و شر میں صرف بادشاہ ہی شریک نہیں رہے بلکہ عوام کا بھی اس میں نہایت اہم حصہ ہے۔ چنانچہ اب تاریخ کا محور بادشاہوں کی بجائے عوام بنتے چلے جا رہے ہیں اس لیے فلسفۂ تاریخ کے ماہرین اس دور میں ان رجحانات کا پتہ لگانے میں مصروف ہیں جن سے انسان کے تہذیبی ارتقا کی ساری کڑیوں کو جوڑا جا سکے۔ اب تاریخ بادشاہوں کی جنگوں کا مستند ریکارڈ نہیں بلکہ انسانی تہذیب و تمدن کی دلچسپ داستان ہے۔ فکر و نظر کی اس تبدیلی کے تحت یورپ میں تو یہ کام کافی ہو چکا ہے مگر ہمارے ملک میں ابھی تک اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا۔ پروفیسر عین الحق صاحب اس ملک کے سارے اہلِ علم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حالات کی نامساعدت کے باوجود اس طرف ایک عملی قدم اٹھایا۔ ان کی یہ کوشش ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔ پہلے حصے میں وادیٔ نیل کی داستان درج ہے اور دوسرے حصہ میں ہند و پاک اور چین کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ زبان سلیس اور شستہ ہے۔ فاضل مصنف نے انگریزی